ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-02

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر سید ندیم جعفر

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، منہاج یونیورسٹی لاہور

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ میڈیا سٹڈیز، منہاج یونیورسٹی لاہور

کرشن چندر کی المیہ ناول نگاری

Dr. Syed Nadeem Jafar
Assistant Professor, Department of Urdu, Minhaj University, Lahore.
Assistant Professor, Department of Media Studies, Minhaj University, Lahore.

Email: drnadeemjafar@outlook.com

Elements of Tragedy in the Writings of Krishan Chander

This paper explores the fictional universe of Krishan Chander, a prominent voice in modern South Asian literature, whose work is marked by exceptional versatility and emotional resonance. Focusing on seminal novels such as Shikast, Ghadar, Barf Ke Phool, Ek Aurat Hazaar Diwaane, and Aasmaan Roshan Hai, the study delves into the recurring themes of defeat, love, social alienation, and moral conflict. Through a critical examination of narrative structures and thematic depth, this research highlights how Chander’s fiction not only foregrounds the anguish of the common man but also critiques the deep-rooted social evils plaguing society. Central to his work are depictions of historical trauma, personal grief, and the disruption of traditional values, all set against the backdrop of class struggle between the bourgeoisie and the proletariat. With a tone of empathy and sharp social commentary, Chander’s narratives offer a stark reflection on human suffering and tragedy, positioning his literature as a profound lens through which the fractured realities of modern South Asia can be understood.

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-02

ماخذ تحقیقی مجلہ

Key Words: *Krishan Chander, Social Realism, Class Struggle, Modern South Asian Literature, Historical Trauma, Marginalized Voices, Narrative Structures, Disruption of Traditions.*

برصغیر پاک وہند میں ناول نگاری کی صنف نے بہت مقبولیت حاصل کی ہے، اور بڑے کامیاب اور ہر دل عزیز ناول لکھے گئے۔ اور یوں ناول عوام اور خواص دونوں کی پسندیدہ صنف ٹھہرا۔ ہندوستان میں اگرچہ اتنے ناول نہیں لکھے گئے جتنے پاکستان میں لکھے گئے، مگر تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے بعد جن ناول نگاروں نے اس میدان میں طبع ازمائی کی، وہ اپنی مثال آپ ہیں۔

یہ خطہ چونکہ المیاتی ماحول کا شکار رہا، اس لیے یہاں لکھنے والے اپنے قلم کی نوک کو المیاتی تحریروں سے نہیں بچاپائے۔ ہندوستان میں لکھے گئے ناولوں میں المیہ میں مختلف رنگوں میں نظر آتا ہے۔ کہیں عورت کا المیہ ہے تو کہیں ہاریوں کا المیہ نظر اتا ہے۔ ہر دو صورتوں میں استحصالی طبقہ ہمارے سامنے آتا ہے۔ اس دور کے ناول نگاروں میں کرشن چندر کا نام نمایاں طور پر سامنے آتا ہے۔

کرشن چندر

کرشن چندر نے اپنے فن کا اظہار کئی نثری اصناف میں کیا جن میں افسانہ، ناول، ڈرامہ ، رپورتاژ اور بچوں کا ادب شامل ہے۔ کرشن چندر کی اس ہمہ جہت شخصیت نے ہر صنف میں اپنی چابک دستی کا لوہا منوایا ہے۔ ان کی باقی نگارشات نہ بھی ہوتیں تو بطور افسانہ نگار وہ زندہ رہتے۔ ان کے ناولوں میں بھی ہمیں زندگی کی حقیقی تصویریں نظر آتی ہیں۔ ان کی بسیار نویسی نے ان کی ناول نگاری کو نقصان پہنچایا۔ ورنہ وہ ناول کے فن کے بھی بادشاہ نظر آتے ہیں۔ ان کی ناول نگاری اردو ادب کا ایک سرمایہ ہے۔

شکست

شکست یہ کرشن چندر کا پہلا ناول ہے اس میں دو کہانیاں ایک دوسرے کے متوازن چلتی ہیں۔ شیام اور ونتی دو اہم کردار ہیں۔ شیام باغیانہ اور انقلابی خیالات کا حامل ہے اور وہ فرسودہ معاشرے کو بدلنا چاہتا ہے مگر اس میں اپنے نظریات کو عملی جامہ پہنانے کی ہمت نہیں۔ اس کی یہی بے ہمتی اور بے عملی اسے خیالی کردار بنادیتی ہے۔ شیام ونتی سے محبت کرتا ہے اور ونتی بھی اس پر جان چھڑکتی ہے لیکن جب شیام کے والدین اس کی رضا ور غبت کے بغیر کسی اور لڑکی سے اس کی شادی کر دیتے ہیں تو

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-02

ماخذ تحقیقی مجلہ

وہ فوراً سر تسلیم خم کر لیتا ہے اور جب ونتی کی شادی ایک جاہل لڑکے در گاسے کر دی جاتی ہے تو وہ بھی کسی شدید رد عمل کا اظہار نہیں کرتی۔ونتی شیام کی شادی کی خبر سن کر صدمے سے جان دے دیتی ہے۔شیام کے لیے ونتی کی محبت میں حدت اور شدت تو ہے مگر جگدیش چند لکھتے ہیں۔

> "ایک عورت ہونے کے اعتبار سے وہ اپنے لب وا نہیں کرتی اور ایک بے بس زخم خوردہ عورت کی طرح اپنے رنج و غم کو اندر ہی اندر پی جاتی ہے شیام کا ونتی کی چتا کے سامنے سر جھکا کر کھڑے ہو نا شائد اس کی اپنی شکست کا اعتراف ہے۔"(۱)

دوسری جانب چندرااور موہن سنگھ کی محبت کی داستان ہے۔چند را کو اپنے اچھوت پن اور غربت کا احساس ہے لیکن وہ اپنی باطنی توانائی سے اس پر قابو پالیتی ہے جب کہ موہن سنگھ ایک خوشحال گھرانے کا فرد ہے۔چند را کو اندازہ ہے کہ گاؤں والے ان کی محبت کو پسند نہیں کرتے اور اُس کی ماں سے بھی اس کے خلاف ہے مگروہ بڑی دلیری سے سب کو پیچھے چھوڑ دیتی ہے اوررکتی نہیں حتی کہ پنڈت سروپ کشن کی بھی پروا نہیں کرتی۔موہن سنگھ میں ذرا کمزوری دیکھ کر کہتی ہے۔

> "میرے لیے تم ہی سب کچھ ہو لیکن یاد رکھو اگر تم جھوٹے ثابت ہوئے تو میں تمہارا گلہ اپنے ہاتھ سے گھونٹ دوں گی۔مجھ میں اتنی ہمت ہے۔"(۲)

مگر موہن سنگھ کے غیر متوقع حادثے سے اس کا حوصلہ کچھ پست ہو جاتا ہے اور اسے اپنی بے بسی اور کم تری کا احساس ہونے لگتا ہے۔اس کے باوجود وہ اُس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہے۔شیام جب چند را سے اس کی ماں اور گاؤں والوں کی مخالفت کی بات کرتا ہے تو وہ چونک اٹھتی ہے۔

> "میری ماں کی آپ فکر نہ کریں اس سے میں خود نپٹ لوں گی۔جگ ہسائی کی میں پروا نہیں کرتی اور پنڈت سروپ کشن بولے گا تو میں اس کا منہ بند دوں گی۔"(۳)

مگر جب اُسے خیال آتا ہے کہ اس کی ماں کو کن حالات کا سامنا کرنا پڑے گا تو اس کا دل بیٹھ جاتا ہے مگرجب گاؤں والے اسے خبیث نظر آتے ہیں۔چندرا کے مسائل میں اس وقت اضافہ ہوتا ہے جب موہن سنگھ اس کی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لیے بسنت کشن پر قاتلانہ حملہ کرتا ہے اور ہسپتال میں چندرا کو موہن سنگھ سے ملاقات نہیں کرنے دی جاتی اور پھر موہن سنگھ کو جیل سے بھگانے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-02

ماخذ تحقیقی مجلہ

کے منصوبے بناتی ہے آخر موہن سنگھ زخموں کی تاب نہ لا کر چل بستا ہے۔چند را اس صدمہ کی وجہ سے ذہنی توازن کھو بیٹھتی ہے۔چند را ایک باہمت عورت ہے۔ یہ ایک جاندار کردار ہے۔شکست میں محرومیوں، سماج کے ظلم وستم اور بے جا بندھنوں نے دو دلوں کو ملنے سے باز رکھا اور اس طرح دو انسان زندگی کی بازی ہار گئے۔ یہ دو انسانوں کا نہیں بلکہ اُس عہد کا المیہ ہے جو زندگی کو خوشحال بنانے کے بجائے اُسے عذاب بنا دیتا ہے اور محبت کرنے والے اپنی محبت کا دم بھرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ڈاکٹر اعجاز علی لکھتے ہیں۔

> "شکست میں تمام کرداروں کا بغور مطالعہ کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ کرشن چندر نے سماج کے مختلف طبقوں اور رجحانات کی نمائندگی کرنے کے لیے کرداروں کو یکجا کر کے ایک خاص عہد اور معاشرے کی بھرپور تصویر کشی کی ہے۔"(۴)

کرشن چندر کے اس ناول میں کرداروں کے روپ میں عہد کی عکاسی نظر آتی ہے اور ان کے کرداروں کی جدوجہد اور قربانیاں پورے معاشرے کی تنگ نظری اور باہمی آویزش کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

جب کھیت جاگے

اس ناول کا موضوع طبقاتی کشمکش ہے۔مارکسزم کا فلسفہ جس سے ترقی پسند تحریک کا خمیر اٹھتا ہے۔اس کی بنیاد طبقاتی کشمکش پر استوار کی گئی ہے۔ یہ کشمکش دو بڑے طبقوں میں جاری ہے۔ایک طبقہ سرمایہ داروں، جاگیر داروں اور زمینداروں پر مشتمل ہے جسے ہم بورژوا طبقہ بھی کہتے ہیں اور دوسرا طبقہ جو مزدوروں، کسانوں اور محنت کشوں پر مشتمل ہے جسے پرولتاری کہا جاتا ہے۔یہی دونوں طبقے ناول میں برسرپیکار ہیں۔اس ناول کا ہیرو راگھوراؤ اور اس کا باپ ویریا محنت کش طبقے کی قیادت کر رہے ہیں جبکہ جاگیر دار طبقے کی قیادت جگن ناتھ ریڈی اور پرتاب ریڈی کر رہے ہیں۔ان دونوں طبقوں کے درمیان زندگی اور موت کی کشمکش جاری ہے۔راگھوراؤ کو حکومت اور جاگیر دارانہ نظام کے خلاف بغاوت پر پھانسی کی سزا سنائی جاتی ہے ۔اس حالت میں وہ اپنی زندگی پر مر مر کر نظر ڈالتا ہے اور انہیں اوراق سے یہ ناول عبارت ہے۔

جاگیر داری نظام سے نفرت رگھوراؤ کو ورثے میں ملی ہے۔ویریا(راگھوراؤ کا باپ) نے اُسے بتایا تھا

> " جاگیر داروں نے ہمیں آدمی سے جانور بنا دیا ہے۔میرے باپ سے مجھے یہ نفرت ہوئی تھی۔ آج تو بڑا ہو گیا ہے آج یہ نفرت میں تجھے سونپ رہا ہوں۔لوگ اپنے بیٹے کو جائیداد

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-02

دیتے ہیں، گھر دیتے ہیں، دولت دیتے ہیں، زمین دیتے ہیں میرے پاس کوئی زمین نہیں
ہے، صرف یہ نفرت ہے جسے میں تجھے سونپتا ہوں۔" (۵)

پھر وہ ایک ایسی لڑائی یاد کرتا ہے جب ایک میلے میں زمیندار کے بیٹے نے اس کے کپڑے تار تار کر دیئے تھے۔اسے اپنی محبوبہ چندری یاد آرہی تھی جسے زمیندار نے استحصال کا نشانہ بنایا تھا۔

راگھوراؤ پر یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے۔پرتاپ ریڈی اس تمام آویزش کا ذمہ دار ہے۔ پھر اس کو واقعہ یاد آتا ہے جب اس کی ملاقات ایک رکشے میں ایک سوشلسٹ سے ہوئی تھی اور اس کی تعلیم سے اُسے شعور ملا تھا۔ اسے تب پتا چلا تھا کہ مزدوروں کی کوئی ٹریڈ یونین ہوتی ہے جو ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہے۔اسے وہ ساری ملاقاتیں، جلسے جلوس، پوری زندگی یاد آتی ہے۔کتنی بار اسے جیل ہوئی، کتنے ظلم اس پر اور اس کی قوم پر کیے گئے۔ کس طرح کسانوں کو جبر کا نشانہ بنایا گیا۔

جیل کے باہر آندھرا کے کسانوں کو دیکھو
دیکھو سارا تلنگا بے دارے
طبل بجاؤ
جیت کے جلوس کی رہبری کرد
مورچہ، جیت لو
آندھرا کی بیٹڈ نچاؤ۔

یہ اندھرا ہی نہیں پورے ہندوستان کے کسانوں کی آواز ہے جو ظلم کے خلاف برسرِپیکار ہیں۔

کرشن چندر نے اس ناول میں دولت اور غربت کی کشمکش اور آویزش کو بڑی چابک دستی سے بیان کیا ہے اور مزدور اور کسان محنت کش کس طرح جاگیر دارانہ نظام کا شکار رہتے ہیں۔اس لیے اس کو بطریق احسن اجاگر کیا ہے۔استحصالی معاشرہ روزِ اول سے اس المیے کا شکار ہوتا آیا ہے اور شاید رہے گا بھی کیونکہ تعلیم و تربیت دولت اور جبر کے علم کو توڑنے میں ناکام رہی ہے۔

طوفان کی کلیاں

"کھیت جاگے" کے بعد کرشن چند کا ناول "طوفان کی کلیاں" سامنے آیا۔ اس ناول میں ڈوگر شاہی حکومت اور اس کے اہل کاروں کے خلاف کشمیری کسانوں کے جذبات و احساسات کی عکاسی تاریخی اور معاشرتی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-02
ماخذ تحقیقی مجلہ

حقائق پر مشتمل ہے۔ کرشن چند کشمیر پر ناولوں کا ایک سلسلہ شروع کرنا چاہتے تھے وہ خود طوفان کی کلیاں کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں

> "ایک عرصے سے میں ناولوں کا ایک ایسا سلسلہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتا تھا جو شہر سے متعلق ہوں۔ جس میں اس کی ساری زندگی اور ساری روح اور سارا عطر کھنچ کے آجائے۔ ڈوگر شاہی سے اب تک جو کچھ اس ملک میں ہوا ہے اور ہو رہا ہے جس طرح اس ملک کے لوگوں نے ان مختلف ادوار میں اپنی زندگی بسر کی ہے، محبت کی ہے، جدوجہد کی ہے، گھر بسائے ہیں مکئی کے بیج بوئے ہیں۔ آنسوؤں کی فصل کاٹی ہے۔ کبھی اپنے لہو سے اپنی امیدوں کو جوان کیا ہے تو کبھی کسی کے بہکانے پر غلط راستے پر بہہ گئے ہیں اور پھر بہتے بہتے اپنے آپ کو سنبھال بھی لیا طوفان کی کلیاں اس سلسلے کا پہلا قدم ہے۔" (٦)

اس ناول میں کرشن چندر نے کشمیر میں کسانوں پر ہونے والے مظالم اور ان کے خلاف اٹھنے والی آواز کو موضوع بنایا ہے۔ یہ کشمیر کے مقامی لوگوں کا المیہ ہے اور اگر کرشن چند آج زندہ ہوتے تو شاید کشمیر کے لیے یا طوفان کی لکھیاں سے کہیں بہتر المیاتی ناول لکھ پاتے۔

ایک عورت ہزار دیوانے

اس ناول کا مرکزی خیال ایک حسین خانہ بدوش لڑکی لائی ہے۔ اس کے قبیلے کی روایت کے مطابق عورت زمین اور گھوڑی بیچنے کی چیزیں ہیں۔ مگر لاچی کسی بھی صورت میں بکنا نہیں چاہتی۔ وہ ہر حالت میں اپنی عزت و ناموس اور عصمت اور خودداری کا تحفظ کرنا چاہتی ہے۔ لابی گل سے محبت کرتی ہے مگر اس کے والدین اسے چند سکوں کے عوض ایک بوڑھے دمارو کے ہاں بیچ دیتے ہیں۔ اس طرح لاچی سب رسوم سے بغاوت کرتے ہوئے اپنے والدین کے فیصلے سے بغاوت کرتی ہے جس پر اس کے قبیلے کے لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں، مذاق اڑاتے ہیں۔ وہ بوڑھے دمارد کو رقم واپس کرنے کا وعدہ کرتی ہے مگر رقم جمع نہیں کر پاتی۔ لاچی کو مدد کا کہنے والے اُسے اپنی گود کی زینت بنانا چاہتے ہیں جو لاچی کو دمارو جب ایک سیٹھ کی مدد سے اپنے قبضے میں لینا چاہتا ہے تو وہ اس کے سینے میں خنجر گھونپ دیتی ہے جس کے بعد اسے جیل ہو جاتی ہے۔ جیل میں سب چھوٹے بڑے اُس پر نگاہ بہ ڈالتے ہیں مگر وہ کسی کی پروا نہیں کرتی۔ جیل میں چیچک ہو جانے پر اس کی بینائی چلی جاتی ہے اور اس کا چہرہ بد نما ہو جاتا ہے۔ لاچی کے بہتر

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-02
ماخذ تحقیقی مجلہ

رویے کی وجہ سے اسے رہا کر دیا جاتا ہے اور اب اس کا عاشق گل جو کبھی جان چھڑکتا تھا اب اسے ملنا بھی گوارہ نہیں کرتا۔ دولاچی کو ترس کھا کر کچھ پیسے دیتا ہے جسے وہ لینے سے انکار کر دیتی ہے۔

اس طرح کرشن چندر نے لاچی کے روپ میں جس عورت کو پیش کیا ہے وہ مرد کے معاشرے میں پسی ہوئی ہے۔ جب وہ حسین ہے تو تمام مردوں کی مرکز نگاہ ہے مگر اس وقت بھی مرد اس پر غلط نگاہ ڈالتے ہیں۔ اس کی جوانی کو چوسنے کے درپے ہوتے ہیں اور اب جبکہ اس کا چہرہ خراب ہو گیا ہے تو اُس کا عاشق بھی نو دو گیارہ ہوا۔ یہ عورت کا المیہ ہے کہ کبھی اس کی خوبصورتی اس کے لیے عذاب جان بن جاتی ہے تو وہ اپنی بدصورتی کی بنا پر جی نہیں پاتی۔ لاچی کے حسن کے بارے میں کرشن چندر کا بیان دیکھئے

> "نہ جانے کتنی نسلوں، قوموں اور رنگوں کے باہمی امتزاج کے بعد حسن کا یہ نادر نمونہ تیار ہوا تھا، اونچا پورا قد، گندمی رنگ، گہری سبز آنکھیں، سینے میں کمان کا خم اور تناؤ، کمر میں تیر جیسی سبک اندازی ہے۔ جب چلتی تھی تو اس کامل اعتماد سے جیسے ساری دنیا اسے جھک کر سلام کر رہی ہو۔ لاچی کا بدن بے حد مضبوط ہے اور اسے خانہ بدوشوں اور نٹنیوں کے کئی ایسے گر یاد ہیں جن کی مدد سے وہ کسی وقت بھی مرد کو پٹخی دے سکتی ہے۔" (۷)

مگر لاچی خود اپنے بارے میں کہتی ہے۔

> "میں کیا چاہتی ہوں، اے پر اسرار آسمان کیوں میرا دل دوسری خانہ بدوش لڑکیوں جیسا نہیں ہے۔ کیوں میں دھندہ نہیں کر سکتی، کما نہیں سکتی، اپنا جسم نہیں بیچ سکتی، میں تو ان سب لڑکیوں سے زیادہ خوبصورت ہوں، پھر یہ کیسا دل ہے میرا؟ میں ایک گھر چاہتی ہوں، کہ بس کہ اس لمبے اداس صحن میں کوئی اُداس مرد میرے لیے بھی تھیلا لیے کھڑا ہو۔ میرا جسم عینک یا چھلا کیوں نہیں ہے کیوں مجھے وہ اپنی ہی روح کا ایک حصہ معلوم ہوتا ہے۔" (۸)

لاچی کو ہم شکست کی چندرا کے ساتھ ملا سکتے ہیں کیونکہ دونوں کا المیہ تقریباً ایک ہی ہے۔

آسمان روشن ہے

یہ ایک مصنف اسحاق کی کہانی ہے جو اپنی محبوبہ جمیلہ کی بے وفائی اور بدقماشی کی وجہ سے خودکشی کرنے کے لیے بمبئی سے کھنڈرا چلا جاتا ہے وہاں کسی ہوٹل میں سات دن عیش کی زندگی بسر کرنے کے بعد اسے مرنا ہوتا

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-02
ماخذ تحقیقی مجلہ

ہے مگر ایک جرمن عورت سے اس کی ملاقات ہوتی ہے جو اسے موت کے منہ سے نکال کر جینا سکھاتی ہے۔ وہ کہتی ہے۔

> "تم ایشیائی لوگ اپنی غریبی اور ناداری کے باوجود ابھی تک زندگی سے پیار کرتے ہو۔ تمہارے چہروں پر غم کی بیزاری ہونے کے باوجود ایک عجیب طرح کی طمانیت ہے۔ " (۹)

وہ عورت چونکہ خود جنگ کی ستائی ہوئی ہے اس لیے اسحاق کو جنگ کی جولان گاہوں اور امن میں فرق بتاتی ہے۔ اس ناول میں جنگی اور فسادات سے ہونے والے جانی نقصان کو موضوع بنایا گیا ہے جو انسانی المیے کا سبب بنتے ہیں۔

برف کے پھول

اس ناول کے حوالے سے جگدیش چندر رو ہاون کہتی ہے:

> "اس ناول میں کرشن چندر نے کشمیر کی رومانی فضا میں دو محبت کرنے والوں کی ناکامی کو موضوع بناتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ طاقت اور اقتدار کا سہارا لے کر انسانوں سے محبت کرنے کے مزے کو بھی چھین لیا جاتا ہے۔ اس ناول میں جاگیر دارانہ نظام کی استحصال پسندی کو بڑی خوبی سے بیان کیا گیا ہے اور مصنف قاری کو اس نظام سے نفرت دلوانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔"(۱۰)

یہ ساجد اور زینت کی ناکام محبت کی داستان ہے۔ ساجد سپنوں کے محل سجاتا رہتا ہے اور زینت کی شادی خان زمان سے ہو جاتی ہے۔ اسے حاصل کرنے کی کوشش میں ساجد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ کرشن چندر نے محبت اور سرمائے کی کشمکش میں سرمائے کی جیت ثابت کر کے محبت کا المیہ پیش کیا ہے۔

غدار

کرشن چندر ترقی پسند تحریک کے نمایاں مصنفین میں شامل ہیں۔ انہوں نے ترقی پسندانہ نظریات ترقی پسندانہ نظریات کے مظہر میں اور طبقاتی کشمکش کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان کا ناول "غدار" تقسیم ہند کے نتیجے میں رونما ہونے والے فسادات سے جنم لینے والے عظیم المیے کو پیش کرتا ہے۔ اس میں فرقہ وارانہ صورت حال اور ہجرت سے متعلق واقعات شامل ہیں۔ اس ناول سے ان کی انسانی دوستی کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-02

ماخذ تحقیقی مجلہ

ناول "غدار" کا قصہ غیر منقسم پنجاب کے ایک گاؤں سے متعلق ہے۔ علی پور سیداں جو قلعہ سوبھا سنگھ کے قریب ایک گاؤں ہے۔ گاؤں کے مسلمان نمبر دار سربلند نے تمام غیر مسلموں کی حفاظت کی ذمہ داری لی تھی لیکن جب اس نے حملہ آوروں کی کثیر تعداد کو دیکھا تو ان کی شر انگیزی کے سامنے نمبر دار محروم نظر آنے لگا۔ گاؤں میں افرا تفری مچ گئی۔ نمبر دار کی بیٹی شاداں جو ایک ہندواڑ کے لوہار سے پیار کرتی تھی اپنے بھائی فیصل کی مدد سے اس کی جان بچانے میں کامیاب ہو جاتی ہے اور اس کا بھائی اسے لاہور پہنچا دیتا ہے اور اپنے ایک دوست کے گھر قیام کرتا ہے اور وہاں سے اپنے گاؤں کوٹلی سورکاں پہنچایا جاتا ہے اور اپنے اہل خانہ کو گاؤں چھوڑنے کا مشورہ دیتا ہے۔ لیکن اُس کا دادا گاؤں چھوڑنے پر راضی نہیں ہوتا، دادا مسلم مزارع اس کی حفاظت کرنے سے معذوری ظاہر کر دیتے ہیں۔

گاؤں پر حملہ ہوتا ہے دادا قتل ہو جاتا ہے۔ فسادی پنچ ناتھ کی بہن کو اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ وہ جان بچا کر بھاگتا ہے راستے میں قتل و غارت کے خوفناک مظالم دیکھتا ہے اور دریائے راوی میں کود کر دوسری طرف پہنچ جاتا ہے جہاں سے ہندوستان کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے لیکن وہاں بھی امن نہیں ہے۔ وہاں مسلمانوں کے قافلوں کو لوٹا جا رہا ہے۔ دونوں طرف لوٹنے والے انسان ہی ہیں لیکن اُن کے عقیدے مختلف ہیں۔ پنچ ناتھ کو بھی زبردستی لٹیروں میں شامل کر لیا جاتا ہے وہ ایک بزرگ مسلمان پر جب نیزے کا وار کرتا ہے تو اسے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنے دادا پر وار کر رہا ہے وہ نیزہ دور پھینک دیتا ہے اور فسادیوں میں سے ایک آدمی اس بوڑھے کو قتل کر دیتا ہے جو اپنے معصوم بچے کو سینے سے لگائے اپنی جان بچانے کے لیے بھاگا جا رہا تھا۔ اگلے دن لاشوں کے انبار سے بچہ زندہ مل جاتا ہے۔ پنچ ناتھ بچے کو اپنے سینے سے لگا کر بھاگ لگتا ہے اور اس ارادے کا اظہار کرتا ہے۔

"مجھے زندہ رہنا ہو گا اور اس بچے کو اپنے سینے سے لگائے اسے بھی زندہ رکھنا ہو گا۔ پھیلی ہوئی تاریکی میں بھاگتی روشنی کو دانتوں سے پکڑ پکڑ کر زندہ رکھنا ہو گا۔" (۱۱)

فسادات ایک ایسے قصے کو اجاگر کرتے ہیں کہ انسان نے ہم مذہب ظالموں کے تھوں میں ناچاہتے ہوئے بھی ان کا آلہ کار بنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ قتل و غارت مذہب کے مقدس نام پر کی جاتی ہے۔ مصنف کہنا چاہتا ہے کہ تقسیم کے لیے نا صرف انسان تقسیم ہوئے بلکہ خاندان بھی تقسیم ہوئے تقسیم کا عمل دھرتی اور جیتے جاگتے انسانوں تک ہی محدود نہ تھا بلکہ انسانوں کی محبت بھی تقسیم ہوئی۔ جہاں شاید خود اس شخص کو اپنے آپ سے دور چلے جانے کی راہ تلاش کرتی نظر آتی ہے جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-02

ماخذ تحقیقی مجلّہ

حوالہ جات

۱. جگدیش چندر رودھادن، کرشن چندر شخصیت اور فن، ویلی کتابی دنیا، ۲۰۰۳، ص ۱۱۳
۲. کرشن چندر، شکست، امرتسر: آزاد بک ڈپو، ۱۹۵۳، ص ۱۳۲
۳. کرشن چندر، شکست، ص ۱۱۶
۴. ڈاکٹر اعجاز علی ارشد، کرشن چندر کی ناول نگاری، دہلی، عفیف پرنٹرز، ۲۰۰۰ ص ۲۱
۵. کرشن چندر، جب کھیت جاگے، بمبئی، بمبئی بک ہاؤس، ۱۹۵۲، ص ۱۲۸
۶. کرشن چندر، پیش لفظ، طوفان کی کلیاں، دہلی مکتبہ شاہراور چلی، ۱۹۵۳ء، ص ۵۸
۷. کرشن چندر، ایک عورت ہزار دیوانے، دہلی ایشیا پبلشرز، ۲۰۰۰، ص ۱۳، ۱۵۰
۸. کرشن چندر، ایک عورت ہزار دیوانے، ص ۳۵، ۳۶۰
۹. کرشن چندر، آسمان روشن ہے، دہلی: ایشیا پبلشرز، ۱۹۵۷ء ص ۱۲۵
۱۰. جگدیش چندو دھاون، کرشن چند شخصیت اور فن، ص ۲۲۶
۱۱. کرشن چندر، غدار، لاہور: نیا ادارہ، ۱۹۷۹ء، ص ۱۱۹